بسم اللہ الرحمن الرحیم

شن ۱۹۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۶ شہادت ۱۳۴۵ ہش ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۸۵ ھ ۱۶ اپریل ۱۹۶۶ء	نمبر ۸۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف دل پر ہو

"کشتی نوح" میں جو نصائح لکھی ہیں ان کو ہر روز ایک بار پڑھ لیا کرو

"گناہ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف دل پر ہو اور جب خدا تعالیٰ کے چاہتا ہے تو اپنا خوف ڈال دیتا ہے۔ محبت بھی ایک ذریعہ گناہ سے بچنے کا ہے مگر یہ بہت اعلیٰ مقام ہے مگر خوف ایک عام ذریعہ ہے جس سے جوان بھی ڈر جاتا ہے۔ خصوصاً ان دنوں میں بلکہ بعض طبیبوں کا قول ہے کہ جوانوں کو بوڑھوں کی نسبت طاعون کا زیادہ خطرہ ہے کیونکہ خون میں زیادہ جوش ہوتا ہے پس یہ دن جنکو خدا کے قہر کے دن کہا جاتا ہے دراصل خدا تعالیٰ کے رحم کے دن ہیں کیونکہ انسان کو بیدار کرنے والے اور غفلت کی زندگی سے نکالنے والے ہیں چونکہ لوگ غفلت اور گناہ سے باز نہ آتے تھے خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ کی چمکار دکھائی۔ یقیناً یاد رکھو کہ اب دن بُرے آتے جاتے ہیں جیسا کہ سب نبیوں نے خبر دی تھی خدا تعالیٰ نے اپنا پاک کلام مجھ پر بھی بھیجا کہ اب عقوبت کے دن آتے جاتے ہیں جو اس وقت دعا کرے گا اور زور لگائے گا کہ نمازوں میں اس کو رونا آئے اور اس کا دل نرم ہو جائے اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا جبکہ شدت عذاب ہو اور اس وقت ڈرنے لگتا ہے۔ تو پھر شریر اور حق شناس میں کیا فرق ہوا؟ غرض اس وقت کے تعلقات جو خدا تعالیٰ سے تمام کرو گے وہ کام آئیں گے کیا اچھا کہا ہے حافظ نے ؎

چوں کار ے عمر ناپیدا ست بارے آں اولیٰ

کہ روزے واقعہ پیش نگارے خود باشیم

اور ایک یہ بھی علاج ہے گناہوں سے بچنے کا کہ "کشتی نوح" میں جو نصائح لکھی ہیں ان کو ہر روز ایک بار پڑھ لیا کرو۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۵۸-۵۹)

اخبار احمدیہ

٥- ربوہ ۱۵ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

٥- لاہور۔ محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی (مکان نمبر ۸، رام گلی نمبر ۳ لاہور) گزشتہ ایک ہفتہ سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ بخار اور قے کی شکایت ہے۔ نیز شدید قبض کے علاوہ بندش پیشاب کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

٥- مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب اور مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب مشرقی افریقہ جانے کے لئے ۱۷/۴/۶۶ کو کراچی سے بحری جہاز سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ ہر دو مبلغین کو بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

٥- مکرم محمد عثمان صاحب چینی سنگاپور جانے کے لئے ۱۳/۴/۶۶ کو بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ خیریت سے منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے آمین۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

٥- لاہور۔ محترم منشی کظیم الرحمن صاحب ریٹائرڈ ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد کے برادر اصغر مکرم عباد الرحمن صاحب عابد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ سے دعا فرمائیں۔

چنیوٹ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۱۷ اپریل ۱۹۶۶ء بروز اتوار بوقت ۵ بجے شام جماعت احمدیہ چنیوٹ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ چنیوٹ میں جلسہ سیرت النبی منعقد کیا جا رہا ہے جس میں مرکز کے دیگر علماء کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بھی تقریر فرمائیں گے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مہمانوں کے لئے جماعت احمدیہ چنیوٹ کی طرف سے رات کے کھانے کا انتظام ہوگا۔

سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ چنیوٹ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۶ء

ہماری ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار پھر جماعت کو بعض نہایت اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ اپریل ۱۹۶۶ء کا جو الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۲ اپریل میں شائع ہوا ہے بار بار مطالعہ کریں اور جن اہم ذمہ داریوں کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ ان کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ بلکہ چاہیئے کہ ہر جمعہ کے روز امیر جماعت مختصراً ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا رہے۔ تاکہ جماعت ان ذمہ داریوں کی وجہ سے کسی کوتاہی کا شکار نہ ہونے پائے۔

یہ ذمہ داریاں شمار کے لحاظ سے فقط چار ہیں

(۱) بجٹ کا حصہ آمد اس مہینہ (اپریل) میں پورا ہو جائے
(۲) کوئی احمدی بھوکا نہ سوئے۔
(۳) عارضی وقف
(۴) قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا انتظام

یہ چاروں چیزیں نہایت ہی اہم ہیں۔ جہاں تک بجٹ کے حصہ آمد کے پورا کرنے کا سوال ہے چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ عہدہ داران اس طرف فوری توجہ دیں تاکہ ۳۰ اپریل تک نہ صرف یہ حصہ پورا ہو جائے بلکہ بجٹ سے بڑھ جائے۔ مالی معاملات پر اس لئے زور دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ اس کے بغیر جماعت کے بہت سے کام رک جاتے ہیں جو کسی طرح ایک مخلص جماعت کی شان کے شایان نہیں۔ جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے مال کے ساتھ تعلق رکھا ہے۔ وہ مال ہی سے سرانجام پا سکتے ہیں قانونِ قدرت بدل نہیں سکتا۔ البتہ خلوص دل سے جو مال دیا جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ المضاعف برکات کا نزول کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت مالی قربانیوں میں مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ جماعت اپنی اس ذمہ داری کو نبھانے میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی احمدی بھوکا نہ سوئے۔ یہ بھی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے بھی اس طرف پوری توجہ دینے کی تلقین فرمائی تھی۔ اب اس کو خطبہ ہذا میں پھر دہرایا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ چیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذہن میں خاص طور سے موجود ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں آپ کو بار بار اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جیسے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے وضاحت فرمائی ہے۔ بھوک بہت خطرناک چیز ہے۔ یہی چیز ہے جو دنیا میں خونی انقلابات کا باعث بن جاتی ہے۔ چنانچہ انقلاب فرانس سے لے کر آج تک جتنے بھی خطرناک انقلابات دنیا میں رونما ہوئے ہیں۔ ان کی وجہ بھوک ہی تھی۔ جب بھوک عام ہو جاتی ہے۔ تو پھر عوام کو فتنہ سے کوئی چیز نہیں روک سکتی اور بڑی بڑی حکومتیں ان کے سامنے سرنگوں ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ہمسایہ ملک بھارت میں عوام کی بھوک نے حکومت کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ بھکاریوں کی طرح دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور یہ رسوائی یہاں تک پہونچی ہے۔ کہ بعض مغربی ملکوں کے بچوں نے اپنے جیب خرچ بھارت کی بھوک کی نذر کرنے کے لئے چندے میں دے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس عذاب سے بچائے

الغرض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک بڑی اہم ہے۔ اور دوستوں کو چاہیئے کہ اس طرف بھی خاص توجہ مبذول کریں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایثار اور قربانی کے جذبات قابلِ قدر حد تک موجود ہیں اور ہمیں امید ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تحریک نہایت خوشگوار نتائج کی حامل ثابت ہوگی۔ تاہم اس تحریک کی وسعتوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ یہ صرف اس قدر نہیں ہے کہ ذمہ وار احباب ٹوہ لگاتے رہیں۔ کہ آج کوئی احمدی بھوکا تو نہیں سویا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی احمدی بیکار نہیں رہنا چاہیئے۔ کوئی دوست ایسی حالت میں مبتلا نہ ہو جائے کہ اس کے پاس گزارہ کے لئے سامان نہ رہے۔ یہ تحریک بظاہر سادی سی معلوم ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت بڑی اہم ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی منشا یہی ہے کہ ہر انسان کو روٹی کپڑا ضرور ملتا رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے رزق کا ذمہ اپنے پر لیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس نے مومنوں کو ہدایت فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنی کمائی میں سے ایک حصہ مسافروں۔ یتیموں۔ بیواؤں۔ بیماروں ناداروں اور ذوی الارحام کے لئے خرچ کرے۔

پھر اس تعلق میں ایک بات اور بھی قابلِ توجہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو ارشاد فرمایا ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ یہ کام شروع ہو جائے۔ اگر احمدی اپنے بھائیوں کی ہی پرواہ نہیں کریں گے تو وہ دوسروں کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ تحریک عام حیثیت رکھتی ہے۔ اول ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ کوئی احمدی بھوکا نہ سوئے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ایک شخص جو احمدی نہیں ہے (نعوذ باللہ) وہ بے شک آپ کے سامنے بھوکا مر جائے ہرگز نہیں۔ کوئی بھی ہو خواہ کسی عقیدہ کا ہو ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ کسی کو بھوکا نہ رہنے دے۔ حقیقی رازق تو اللہ تعالیٰ ہے۔ انسان تو صرف اس کا ایک وسیلہ ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے رزاق کی طرف دیکھنا چاہیئے

تیسری بات عارضی وقف سے تعلق رکھتی ہے۔ احمدیت کی تاریخ بتاتی ہے کہ بعض بڑے بڑے اہم کام عارضی وقف کرنے والوں نے ہی سرانجام دیئے ہیں۔ مستقل واقفین تو مستقل کاموں میں اپنا وقت صرف کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جب اچانک کوئی غیر معمولی کام آن پڑے تو عارضی واقفین کی مدد سے ہی خوش اسلوبی سے سرانجام پا سکتے ہیں جس طرح خلاً ملکانوں کی شدھی کے زمانہ میں سینکڑوں دوستوں نے عارضی وقف کر کے بہت اہم کام سرانجام دیا تھا۔ پھر مستقل کاموں کے لئے بھی کارکن کافی نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کا ہاتھ بٹانے یا کسی خاص تحریک کو تیز تر کرنے کے لئے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

جو رضا تیری ہے وہ میری رضا ہو جائے

تجھ پر اے جان مری جان فدا ہو جائے
کچھ محبت سے تعلق تو مرا ہو جائے

تیری رحمت کے اترنے کا ٹھکانا کر لوں
میرا ہر موئے بدن دستِ دعا ہو جائے

مغفرت دوڑ کے خود کرلے بغلگیر مجھے
مجھ سے اس شان کی کوئی تو خطا ہو جائے

میں نہیں کہتا کہ ہو میری رضا کچھ لیکن
جو رضا تیری ہے وہ میری رضا ہو جائے

دیکھ لو جانبِ تنویر کنکھیوں سے سہی
حسرتِ دید کا کچھ حق تو ادا ہو جائے

تنویر

فضائل القرآن

حضرت داؤد علیہ السلام اور قرآن حکیم

تسخیر جبال و طیور کی حقیقت

(محترم شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

[redacted]

(۱)

(۱)۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں اُدوم کی تسخیر سے شام و عرب کا تجارتی راستہ عبرانی سلطنت کے قبضے میں آگیا صحرائی قبائل آپ کے زیر نگیں ہو گئے عبرانی سلطنت کی حدود خلیج عقبہ تک وسیع ہوگئیں۔ ابنِ خلدون نے عرب کی روایت قدیم کی رو سے لکھا ہے کہ حضرت داؤد اپنے بیٹے کی بغاوت کے دوران سبط یہودا کے ہمراہ سات سال تک خیبر میں مقیم رہے ”وفاء الوفیٰ فی اخبار دار المصطفیٰ“ میں لکھا ہے کہ یثرب کے بعض قبائل کو بھی آپ نے زیر کرلیا۔

آپ کعبۃ اللہ کے پاسبانوں یعنی بنو قیدار کے خیموں میں بھی آئے اور ان متحارب قبائل کو صلح و آشتی کا پیغام دیا (زبور ۱۲۰)۔

آپ نے ان طیور نغمہ خواں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو کہ خدا کے گھر میں تسبیح اور تحمید کے گیت گاتے ہیں۔ وہ وادی بکہ سے گزر کر اسے ایک چشمہ بنا دیتے ہیں (زبور ۸۴ باب)۔

آپ نے ایک انبوہ کثیر کے ساتھ حج کیا۔ زبور داؤد میں ”ہامون حوجیج“ کے الفاظ آئے ہیں جس کے معنی ”حاجیوں کے گروہ“ کے ہیں۔ ایام حج کو یاد کرکے آپ کا دل بھر آتا ہے۔ فرمایا

”میں کس طرح حج کرنے والی جماعت کے ہمراہ خوشی اور حمد کے گیت گاتا تھا اور ان کو بیت اللہ میں لے جاتا تھا“

(زبور 42/2)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ حجاز کے قبائل کو آپ نے رام کیا۔ اُن کو امن و آشتی کا پیغام دیا۔ ان میں سے ایک حصہ خدا تعالیٰ کا طالب بن گیا۔ (زبور 83/16)۔ اس طرح جبال فاران خدا تعالیٰ کی تسبیح سے گونج اُٹھے اور بیت اللہ میں طیور نغمہ خواں جمع ہوگئے۔ زبور میں ہے:۔

”تیرے مذبحوں کے پاس گوریّا نے اپنا آشیانہ اور ابابیل نے اپنے لئے گھونسلا بنایا مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں رہتے ہیں۔ وہ سدا تیری تعریف کریں گے ۔۔۔۔ وہ وادی بکہ سے گزر کر اسے چشموں کی جگہ بنا لیتے ہیں۔“

(زبور ۸۴ باب)

جبال و طیور کی تسبیح و تحمید کا وہ حصہ جو کہ حجاز میں بسنے والی ابراہیمی نسلوں سے متعلق ہے یوں پورا ہوا۔

(۲)

بنی اسرائیل قوم بھی آسانی سے قابو میں آنے والی نہیں تھی۔ بغاوت اور سرکشی ان کی طبیعت میں رچی ہوئی تھی۔ سات سال تک خانہ جنگی کے حالات رہے صرف یہودیہ حضرت داؤد کے پاس تھا۔ شمالی اور مشرقی فرقوں نے ساؤل کے بیٹے کو اپنا فرمانروا بنایا ہوا تھا۔ ابن ساؤل کے مارے جانے کے بعد اسرائیل اور یہودیہ کی سلطنت متحدہ کا تاج آپ کے سر پر رکھا گیا۔ یروشلم کو اپنے قبضے میں لائے۔ جبرون کی بجائے یروشلم دارالحکومت بن گیا۔ یوں بنی اسرائیل شمالاً جنوباً ایک جوئے کے نیچے آگئے۔ کچھ عرصہ گزرا تھا کہ آپ کے بیٹے ابی سلوم نے بغاوت کا علم بلند کر دیا۔ کاہنوں کے گھرانے کے سوا سارے بنی اسرائیل باغی ہوگئے۔ یہاں تک کہ داؤد کا اپنا گھرانا سبطِ یہودا بغاوت میں پیش پیش تھا۔ جبرون اور یروشلم دونوں آپ کے ہاتھ سے نکل گئے۔ آپ کاہنوں کے گھرانے کے ساتھ شرق اردن وارض حجاز میں پناہ گزیں ہوئے۔ طاقت جمع کرنے کے بعد دوبارہ یروشلم فتح ہوا باغی کٹ گئے۔ ابی سلوم مارا گیا۔ اب آپ کاہنوں کے خاندانوں کو آگے لائے۔ اس متقی گروہ ائمہ کو آپنے اقتدار کی باگ ڈور تھما دی۔ یہ وہ ”طیور محشورہ“ تھے جن کو حضرت داؤد نے بر پرواز ۔۔ کیا۔ ہزاروں کی تعداد میں وہ حمد کے ترانے گاتے سلطنت کا انتظام کرتے۔ لوگوں کی تربیت کے لئے کمر بستہ رہتے۔ اس روحانی کنٹرول کا نتیجہ ہوا کہ بنی اسرائیل کی حکومت مستحکم ہوگئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارض موعود کی جو حدود دکھائی گئی تھیں پہلی دفعہ عبرانی سلطنت ان حدود تک ممتد ہوئی۔ ایک مؤرخ لکھتا ہے :۔

”داؤد کی مختصر سی حکومت ایک وسیع وعریض سلطنت میں بدل گئی جس میں یردن کے مغربی اور مشرقی دونوں علاقے شامل تھے۔ لبنان کے جبال سے لے کر مصر کی حدود تک اس کی وسعت پھیل گئی۔ فلسطین موآب، عمون، ادوم، صحرائی قبائل، شمال میں آرامی مقبوضات سب کے سب حضرت داؤد کی سرداری، فرمانروائی اور اقتدارِ اعلےٰ کو مان گئے تھے۔ ان لوگوں کو نہ صرف آپنے مطیع کیا بلکہ وہ آپ کے وفادار خدام میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ حضرت داؤد کے قابل ترین سرداروں میں کچھ غیر عبرانی بھی نظر آتے ہیں۔ جاتی اتی فلسطیہ سے۔ اوریاہ حِتی قبیلہ سے، ضلق عمون سے، یتمہ موآب سے آئے اور حضرت داؤد کے خدام میں شامل ہوگئے۔ مشرق وسطیٰ کے مغرب میں آپ نے ایک وسیع سلطنت قائم کر دی۔“[1]

فلسطین، لبنان، ادوم اور شمالی حجاز کے پہاڑی علاقے چونکہ خصوصیت سے حضرت داؤد کے زیر نگیں آگئے جبال قوم آپ کے مطیع ہو گئے۔ اس لئے فرمایا کہ پہاڑ آپ کے ساتھ تسبیح میں شریک تھے۔ ظاہر ہے کہ جبال سے مراد یہاں اہل جبال ہیں۔

تاریخ بائیبل میں لکھا ہے :۔

”داؤد کے ماتحت عبرانی قوم نے بہت ترقی کی۔ چنانچہ ایک کمزور سی ریاست سے اوّل درجہ کی زبردست طاقت بن گئی۔ جس کی عزت اور تکریم تمام اہلِ مشرق کرتے تھے۔ آپ نے لاویوں (یعنی قوم کے روحانی اور مذہبی طبقہ) کے بہت سے حصہ کو ملک میں پھیلا دیا اور ان میں سے وہ حاکم اور قاضی مقرر ہوئے جو چھ ہزار سے کم نہ ہوں گے۔“

(تواریخ 23/4)

آپ نے یروشلم کو تمام ملک کا مذہبی مرکز بنا دیا اور عہد کے صندوق کو کوہ صیہون پر رکھا۔ پھر کاہنوں اور لاویوں کے انتظام کی طرف توجہ کی ۔۔۔۔ لاویوں کی بہت بڑی تعداد یعنی ۴ ۲ ہزار خدا کے گھر کی خدمت میں تعینات تھے ۔۔۔۔ چار ہزار نغمہ خوان تھے۔ (تواریخ 23/5)

یہ لوگ جو نغمہ خوانی کا کام کیا کرتے تھے۔ بڑے قاعدہ اور حکمت سے تیار کئے گئے تھے ۔۔۔۔ مختلف تقاریب پر ان سب کا مل کر گانا اور نغمہ سرائی کرنا عجب تحمل اور شوکت ظاہر کرتا تھا۔“[2]

(۳)

بنی اسرائیل کی بغاوت اور سرکشی کے باعث ایک حصہ خدا تعالےٰ کی لعنت کے نیچے آکر کٹ گیا۔ لاویوں یعنی قوم کے روحانی ائمہ کو آپ آگے لائے اور انکے ذریعہ ملک میں روحانی انقلاب کے لئے آپ کوشاں ہوئے۔ یہ طیور ابراہیمی تھے جو اسرائیلی شاخ طوبیٰ پر نغمہ سرا ہوئے ان کے حمد کے گیتوں سے کوہ و دمن گونج اٹھے۔ زبور داؤد میں اس کیفیت کا اظہار شاندار کیا گیا۔

”خداوند کے حضور نیا گیت گاؤ کیونکہ اسنے عجیب کام کئے ہیں۔ اس کے داہنے ہاتھ اور اسکے مقدس بازو نے اس کے لئے فتح حاصل کی ہے۔ خداوند نے اپنی نجات ظاہر کی ہے۔ اس نے اپنی صداقت قوموں کے سامنے نمایاں کی ہے۔ اس نے اسرائیل کے گھرانے کے حق میں اپنی شفقت و وفاداری یاد کی ہے۔ انتہائے زمین کے لوگوں نے ہمارے خدا کی نجات دیکھی ہے (یعنی یمن اور حجاز کے لوگوں نے) اے تمام اہلِ زمین خداوند کے حضور خوشی کا نعرہ مارو۔ للکارو۔ خوشی سے گاؤ اور مدح سرائی کرو۔ خداوند کی ستائش ستار پر کرو۔ ستار اور سریلی آواز سے۔ نرسنگے اور مدھ بھری آواز سے ۔۔۔۔ خداوند کے حضور خوشی کا نعرہ بلند کرو۔

پہاڑ باہم مل کر خوشی سے گائیں۔ خداوند کے

1- Essentials of Bible History by Mauld P. 187

۲- تاریخ بائیبل از ولیم جی بلیکی ص ۲۸۵-۲۸۶

حضور۔ (زبور ۹۸ باب)

ایک دوسرے زبور میں فرماتے ہیں:۔

"آسمان پر سے خداوند کی حمد کرو۔ بلندیوں پر اس کی حمد کرو۔ اے اس کے فرشتو سب اس کی حمد کرو۔ اے اس کے لشکرو سب اس کی حمد کرو۔ اے سورج اور اے چاند اس کی حمد کرو۔ اے نورانی ستارو! سب اس کی حمد کرو اے فلک الافلاک اس کی حمد کرو ....۔ اے طوفانی ہوا جو اسکے کلام کی تعمیل کرتی ہے۔ اے پہاڑو اور سب ٹیلو...۔ اے جانورو! اور سب چوپایو۔ اے رینگنے والو (اور آسمان میں اڑنے والے) پرندو۔ .. یہ سب خدا کے نام کی حمد کریں۔ .. کیونکہ اسنے اپنے سب مقدسوں یعنی اپنی مقرب قوم بنی اسرائیل کے فخر کے لئے اپنی قوم کا سینگ بلند کیا۔ (زبور ۱۴۸)

یہ وہ انقلاب تھا جو کہ ساری نسل ابراہیم میں شام سے لے کر حجاز تک برپا ہوا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے تربیت یافتہ روحانی طیور کا اس میں بہت بڑا حصہ تھا۔ یہ طیور چاروں طرف پھیلا دئے گئے۔ ہر مرکز میں وہ پہنچے۔ ابراہیم وقت کی آواز پر وہ جمع ہو گئے۔ زمین تسبیح و تحمید سے بھر گئی۔

انا سخرنا الجبال معہ یسبحن بالعشی والاشراق والطیر محشورۃ کا نظارہ دنیا نے دیکھ لیا۔

۱؎ کوہ و دمن، بحر و بر، ارض و سما کی تسبیح کا صحف سماوی میں کئی جگہ ذکر ہے۔ ملاحظہ ہو یسعیاہ ۳۵/۲،۱ ، ۴۲/۱۰-۱۲ ، ۴۴/۲۳ ، ۴۹/۱۳ ، ۵۵/۱۲ ، زبور ۶۵/۱۲ ، ۶۹/۳۴ ، ۹۳/۱۲ ۔ تواریخ اول ۱۶/۳۱ ، ۱۶/۲۳ ۔

ظہور مہدی کے متعلق غلط اندازے

(مکرم محمد عبدالحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس موعود کے آخری زمانہ میں مبعوث ہونے کی خبر امت مسلمہ کو دی تھی اور جس کا نام مسیح اور مہدی رکھا تھا اس کے متعلق ضروری علامات بھی حضور نے بیان فرما دی تھیں جو ایک ایک کر کے سب پوری ہو چکی ہیں علاوہ ازیں زمانہ کے حالات بھی اس موعود کی بعثت کا تقاضا بڑے زور کے ساتھ کر رہے تھے ان حالات میں مسلمان ایک عرصہ سے نہایت بے تابی کے ساتھ اس موعود کے آنے کے منتظر تھے چونکہ یہ انتظار روز بروز طویل ہوتا جا رہا ہے جس کے ختم ہونے کی انہیں کوئی صورت نظر نہیں آتی اس لئے ایک طبقہ اب مایوس ہو کر یہ کہنے لگ گیا ہے کہ کوئی مسیح اور مہدی آنے والا نہیں ہے۔ چنانچہ اخبار زمزم نے لکھا:۔

"ایک شخص عبداللہ نامی جو گنبد خضرائے کا خادم کہلاتا ہے اس سے پہلے ایک اشتہار میں لکھ چکا تھا کہ حسب بشارت امام مہدی کا ظہور ۱۳۵۵ھ میں ہو گا مگر افسوس کہ موجودہ سال میں مہدی صاحب تشریف نہ لائے اور ۱۳۶۰ھ میں وعدہ فرمایا ہے اللہ اکبر آج مسلمانوں کی حالت بھی کس قدر قابل رحم ہے انہیں جو چاہے آکر بہکا لے پیر ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اور گمراہ ہو رہے ہیں اب ان بے عملوں کو مہدی کا انتظار ہے گویا نہ قرآن کافی ہے نہ محمد صلعم کی سیرت مطہرہ میں کوئی اثر باقی ہے۔ اور نہ احکام اسلام کی پیروی سے دین و دنیا کی سعادتیں حاصل کر سکتے ہیں البتہ ضرورت ہے ایک مہدی کی جو ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔"

(اخبار زمزم ۱۱ اگست ۱۹۴۰ء)

دوسرا طبقہ تاحال امید لگائے بیٹھا ہے اور اپنے دل کی تسلی کے لئے موعود کی آمد کا کوئی نہ کوئی وقت مقرر کرتا رہتا ہے کیونکہ جب ایک مقررہ وقت آتا ہے اور ان لوگوں کی توقعات پوری کئے بغیر گزر جاتا ہے تو وہ دوسرے وقت کا انتظار کرنے لگ جاتے ہیں اور جب وہ بھی خالی گزر جاتا ہے تو پھر کوئی اور وقت مقرر کر لیتے ہیں۔ ۱۳۴۰ھ سے قبل وہ لوگ جو امام مہدی کی آمد کے منتظر بیٹھے تھے بڑے یقین اور وثوق کے ساتھ کہتے تھے کہ ۱۳۴۰ھ میں ضرور وہ ظاہر ہو جائیں گے اور ان کے ظاہر ہوتے ہی ملانوں کو تمام دنیا میں غلبہ حاصل ہو جائے گا اور جو لوگ برضا و رغبت اسلام قبول نہ کریں گے انہیں تلوار کے ذریعہ یا تو اسلام قبول کرایا جائے گا یا موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ حضرت امام مہدی کے ظہور کے وقت کی علامات بیان کر کے ۱۳۴۰ھ کی تعین کے متعلق رسالے اور کتابیں بھی لکھی گئیں جن میں سے خواجہ حسن نظامی صاحب کی کتاب اور اخبار بہت مشہور ہیں لیکن ۱۳۴۰ھ بھی آیا اور گزر گیا مگر وہ امام مہدی ظاہر نہ ہوئے جن کا خیالی نقشہ مسلمانوں کے پیش نظر تھا اور اس طرح ان کے تمام ہوائی قلعے مسمار ہو گئے۔ اس پر چاہیئے تو یہ تھا کہ مسلمان غور و فکر سے کام لیتے کسی مامور اور مرسل کی بعثت کے متعلق خدا تعالےٰ کی جو سنت اور طریق چلا آتا ہے اسے پیش نظر رکھتے اور اس زمانہ میں جس انسان نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ کیا ہے اور جس کا دعوےٰ دلائل اور خدا تعالےٰ کے نشانات کے ذریعہ روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہو چکا ہے اس کی طرف متوجہ ہوتے۔ مگر افسوس کہ لوگ انتظار کی گھڑیاں گنتے اور مایوسی کا منہ دیکھتے چلے گئے۔ ۱۹۶۵ء میں بھی ایک نجومی نے اخبار میں یہ پیشگوئی شائع کی کہ

"۱۹۶۵ء وہ سال ہے جبکہ امام مہدی کا ظہور بھی ہو گا اور وہ دنیا میں امن و امان قائم کریں گے۔"

(تنظیم اہل حدیث ۲۶ فروری ۱۹۶۵ء)

اس سے پہلے خواجہ حسن نظامی صاحب نے بڑی تحدی کے ساتھ شائع فرمایا تھا کہ

"آج رات کو بارہ بجے جبکہ میری بستی میں تعزیوں کا گشت ہو رہا تھا اور میرے سب بچے باہر گئے ہوئے تھے اور میں چپ چاپ لیٹا ہوا ظہور مہدی کے مسئلے پر سوچ رہا تھا یکایک میرے دل کی آواز نے مجھ سے کہا کہ حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ لفظ مہدی کے عدد ۵۹ ہیں اور یہ سنہ بھی ۵۹ ہے *

* اس لئے حضرت مہدی کا معنوی ظہور اسی ۱۳۵۹ھ میں ہو جائیگا۔"

(اخبار منادی ۲۴ فروری ۱۹۴۰ء)

پھر لکھتے ہیں:۔

"تم کو ظہور مہدی کا انتظار ہے تو لفظ مہدی کے اعداد کو دیکھو مہدی کے اعداد کو دیکھا تو وہ ۵۹ ہے سننے والو عقائد کی نکتہ بینی سے اس بات کو نہ دیکھنا مضمون آفرینی کی داد کی نظر اس پر نہ ڈالنا یہ مرد کامل اور زندہ شہید اور ساری دنیا کو زندہ کرنے والے حسین کی آواز تھی۔" (منادی ۲۴ فروری ۱۹۴۰ء) جس طرح ۱۳۴۰ گزر گیا اسی طرح ۱۹۶۵ء گزر گیا مگر حضرت امام مہدی کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے منتظرین کو مایوسی ہوئی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے تحت جس موعود نے آنا تھا وہ قادیان کی مقدس سرزمین میں آچکا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس کے دامن سے وابستہ ہیں۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

بھی عارضی واقفین کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔

اصل بات تو یہ ہے کہ ہر احمدی پیدائشی واقف زندگی ہوتا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے یہی معنی ہیں کہ ہم سب ہر وقت تیار رہیں کہ جب مرکز سے بلاوا آوے تو سب کام چھوڑ چھاڑ کر اُٹھ کھڑے ہوں اور لبیک لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جائیں تاہم ہمارا آواز دینے والا خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر بات کی اہمیت کو سمجھتا ہے۔ ہمیں جیسا کہ ہمیشہ ہم کرتے رہے ہیں چاہیئے کہ خلیفۂ وقت جب آواز دے ہم اپنے آپ کو پیش کر دیں۔ ہماری چوتھی ذمہ داری جس کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے اگرچہ شمار میں آخری ہے مگر اہمیت میں بہت بڑا درجہ رکھتی ہے، یہ ہے قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا۔ اب جو شخص قرآن کریم ہی نہیں پڑھ سکتا وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو کیا سمجھ سکتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ تو دین کا کوئی بھی فرض ادا نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم ہی تو ایک مسلمان کی زندگی کا منبع ہے۔ اگر اس منبع سے کسی کا کسی طرح کا کوئی تعلق ہی نہ ہو تو اس کی رگوں میں دینی زندگی کی رو کس طرح دوڑ سکتی ہے۔

الغرض یہ چار ذمہ داریاں ایسی ہیں، کہ ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ احباب کو جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے اس خطبہ جمعہ کو ہر وقت زیر نظر رکھنا چاہیئے۔ اور پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے معیار کے مطابق ان سے عہدہ برآ ہوں

اللہ تعالےٰ ہمارا مددگار ہو۔

حضرت خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

(مکرم احمد علی خان صاحب راولپنڈی)

حضرت خان صاحب قاضی محمد رشید صاحب مرحوم و مغفور کے ساتھ مجھے قریباً چار سال تک قریباً اکٹھے کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ سے میرا اولین تعارف تو ۱۹۳۶ء میں کوئٹہ میں ہوا۔ جب آپ وہاں امیر جماعت تھے۔ پھر ۱۹۵۰ء میں جب میرا تبادلہ کراچی سے نوشہرہ چھاؤنی ہو گیا تو آپ میرے انچارج آفیسر تھے۔ یہاں میں نے ان کی زندگی کا بالکل قریب رہ کر ہر طرح سے بغور مطالعہ کیا اور ان جیسا مخلص نیک، شرافت کا پتلا سلسلہ کی سچی خدمت کرنے والا بہت کم لوگوں کو پایا۔ وہ ہر کام میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ مومنانہ فراست و وقار اور ان کا بلند کردار ان کے چہرہ سے نمایاں تھا

نوشہرہ میں ایک دفعہ احراریوں نے ہماری جماعت کے خلاف ایک جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ باہر سے ان کے مولوی بھی آ گئے۔ شہر میں منادی کر دی گئی اور اشتعال انگیز اشتہارات چسپاں کر دئے گئے جلسہ سے ایک روز قبل جماعت کے بعض سرکردہ افراد حکام بالا سے ملے مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ شام کو میں جناب خان صاحب موصوف کی خدمت میں گیا اور آپ کو سارا واقعہ سنایا آپ نے فرمایا اگر کوئی اور بالا افسر رہتا ہے تو مل لو۔ میں نے عرض کیا اب اور کس سے ملیں فرمایا ان دنیاوی افسروں سے بالا ایک اور ہستی بھی ہے۔ جسے خدائے علیم و خبیر کہتے ہیں۔ ان سے کیوں نہیں ملتے۔ پھر فرمایا آپ تمام احباب کے پاس میری یہ درخواست لیکر جائیں۔ کہ جس جگہ مخالفین جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ آج رات میں وہاں تہجد کی نماز پڑھو نگا اگر دوست باجماعت تہجد میں شریک ہونا چاہیں تو رات کے دو بجے آ جائیں۔ قریباً چالیس احباب نے محترم جناب خانصاحب کی معیت میں نماز تہجد نہایت خشوع و خضوع سے ادا کی اور سچ تو یہ ہے کہ جماعت میں روحانیت کی ایک رو جو بجلی سے زیادہ تیز تھی آ گئی۔ صبح سویرے حکومت کی طرف سے حکمنامہ جاری ہو گیا۔ جس میں نقصِ امن کے پیش نظر ہر قسم کے جلسوں اور جلوسوں پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ چنانچہ اس طرح ہم سب مخالفین کی شرارتوں سے محفوظ رہے

میرے پاس محترم چوہدری عبدالرشید خان صاحب نے جو کہ ہمارے ہی محکمہ میں سٹور کیپر ہیں بیان کیا کہ ایک دفعہ ۱۹۳۶ء میں کوئٹہ میں زلزلہ کے بعد حکومت بلوچستان کی طرف سے تمام محکموں کے نام ایک حکمنامہ بھیجا گیا۔ جس میں تحریر تھا کہ کوئٹہ کے زلزلہ کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے۔ حکومت کو خصوصاً مسلمانوں کے متعلق بہت فکر ہے کیونکہ باقی قوموں یعنی ہندو۔ سکھ عیسائی وغیرہ کے ہاں کوئی شرعی قانون نہیں مگر مسلمانوں کے ہاں شرعی قانون کی وجہ سے حکومت کو تشویش ہے کہ کہیں کسی سے بے انصافی نہ ہو جائے اس کے لئے کسی بہترین جید عالم کی ضرورت ہے جو نہ صرف شرعی قانون سے واقف ہو بلکہ حکومت کی اس اہم معاملہ میں صحیح رہنمائی بھی کر سکے۔ کوئٹہ میں جو انگریز کرنل ڈپو کے کمانڈنگ آفیسر تھے انہوں نے قاضی صاحب موصوف کا نام بغیر ان سے مشورہ کئے پرزور سفارش کے ساتھ پیش کر دیا چنانچہ آپ حکومت کی طرف سے اس اہم کام کی انجام دہی کے لئے مقرر کر دئے گئے

ایک روز میں آپ کے ساتھ دفتر سے نکلا۔ تھوڑی دور چل کر بارش شروع ہو گئی میں نے اپنی برساتی جناب خان صاحب کو اوڑھا دی۔ فرمایا رحمت باری کے چھینٹے مجھ پر بھی پڑنے دو۔ میں نے عرض کیا سردی ہے آپ کے پاؤں میں جرابیں بھی نہیں فرمایا یہ تو نوشہرہ ہے میں نے کوئٹہ میں ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے باقاعدگی سے تہجد کی نماز پڑھی ہے اور کچھ عرصہ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت جو غالباً چار افراد تھے، سردیوں میں چائے بھی چھوڑ دی تھی۔ ابھی ہم دونوں باتیں کرتے ہی جا رہے تھے کہ پیچھے سے ایک جیپ آئی اس میں ایک فوجی آفیسر جو بریگیڈیر تھے اترے اور خان صاحب سے بغلگیر ہو گئے۔ خان صاحب کو اور مجھے اپنے ساتھ جیپ میں بٹھا کر خانصاحب کی کوٹھی پر لے آئے۔ خانصاحب نے جیپ سے اترتے ہی اپنے گھر میں چائے کی تیاری کا حکم دیدیا۔ وہ فوجی اعلیٰ آفیسر فوراً دری پر بیٹھ گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا کچھ دیر بعد خانصاحب کے ایک صاحبزادے (غالباً عزیزی مبارک احمد تھے) باہر کی طرف جانے لگے۔ خانصاحب نے انگلی کے اشارہ سے باہر جانے سے منع کیا اور چائے لانے کو کہا اور یہ بھی کہا کہ فوراً جیسی ہے ویسی لاؤ۔ عزیز چائے لایا۔ وہی سادہ پیالیاں تھیں۔ وہ افسر چائے پی چکے تو کہا میں دعائے خاص کے لئے حاضر ہوا تھا۔ فرمایا بہت اچھا اور اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا شروع کر دی۔ دس منٹ تک خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کی اور وہ فوجی افسر رخصت ہو گئے۔ تو ان کے صاحبزادہ نے کہا کہ گھر میں ٹی سیٹ کوئی نہیں تھا۔ صرف سادہ پیالیاں تھیں۔ میں ٹی سیٹ لینے پڑوس والوں کے ہاں جا رہا تھا۔ آپ نے روک دیا فرمایا یہی سنت نبوی ہے کہ جو گھر میں ہو مہمان کی خدمت میں حاضر کر دو

محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب موصوف نے ہی میرے پاس بیان کیا۔ کہ خان صاحب جب کوئٹہ تبدیل ہو کر آئے تو کوئٹہ میں ہم چار احمدی احباب اکٹھے رہتے تھے۔ خان صاحب مرحوم ہمارے امام تھے۔ میری جب بھی آنکھ کھلتی میں خان صاحب کو چارپائی پر جاگتے ہوئے پاتا۔ ایک دفعہ کوئٹہ میں سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ بہت سے پٹھان بھی شریک جلسہ تھے۔ اور بھی مقررین نے تقریریں کیں۔ لیکن خان صاحب کی تقریر میں ایک خاص چاشنی تھی۔ جس کا اثر ہم نے یہ دیکھا کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد پٹھانوں نے خانصاحب کو پکڑ لیا کوئی پاؤں کو چھوتا کوئی گھٹنوں کو چھوتا اور ساتھ ہی ساتھ مطالبہ کرتے جاتے "آقا تعویذ" "آقا تعویذ" خان صاحب اصرار کرتے اور کہتے جاتے۔ بھئی جانے دو تعویذ وغیرہ ہم نہیں دیا کرتے۔

اسی طرح کوئٹہ میں ایک دن خانصاحب بیٹھے دفتر میں اپنا کام کر رہے تھے کہ اردلی آیا کہ آپ کو کیپٹن صاحب نے یاد فرمایا ہے خان صاحب کو بڑا فکر ہوا۔ کہنے لگے غلطی تو کوئی ہوئی نہیں خدا خیر کرے۔ معلوم نہیں کیوں بلایا ہے خان صاحب چلے گئے تو اس انگریز افسر نے کہا کہ آپ کرسی پر تشریف رکھیں اور پاس ہی دوسری کرسی پر ایک ہندو کلرک جو کہ ریٹائرڈ جمعدار تھا۔ اس کو بٹھایا صاحب ہندو کلرک کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا۔ کہ آپ رجمنٹ ہیڈ کا کام کرتے ہیں میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ آئندہ کو بھی یہ کام باقاعدہ کرتے رہیں گے مگر کاغذات پر قاضی محمد رشید کا نام ہوگا اور مبلغ دس روپے قاضی صاحب کو اور پانچ آپ کو ملیں گے مگر یاد رکھیں ڈیوٹی آپ کو کرنی ہوگی۔ قاضی محمد رشید کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔ اور وہ یہ ڈیوٹی بالکل نہیں دیں گے۔ پھر قاضی صاحب کی طرف سے مخاطب ہو کر کہا محمد رشید آپ کو معلوم ہے کہ آپ کو مبلغ دس روپے ماہوار سرکاری کیپٹن دگرانٹ) کس بات کے ملیں گے۔ آپ نے جواب میں کہا صاحب مجھے معلوم نہیں۔ صاحب نے فرمایا۔ میں آپ کو سچا اور پکا مسلمان پاتا ہوں۔ اسلئے میری ضمیر نے مجھے مجبور کیا کہ میں آپ کو کچھ مالی امداد دوں۔

خرطوم (سوڈان) میں غالباً ۱۹۴۱ء کا واقعہ ہے کہ جنگ عظیم دوئم کے موقع پر خان صاحب اور ولایت سے احمدی احباب کے ساتھ تشریف لے گئے آپ رینج ڈپو کے انگریز کرنل کمانڈنٹ کے ہیڈ کلرک تھے۔ کرنل صاحب آپ کے نیک کردار اور خوش اخلاقی و اعلیٰ کارکردگی سے نہایت خوش اور مطمئن تھے۔ ایک دن خرطوم گورنمنٹ کے محکمہ سی آئی ڈی کا ایک انسپکٹر ایک بڑی فائل جو کہ دو سو صفحات پر مشتمل تھی لے کر آیا اور کہا کہ گورنمنٹ سوڈانی کو اطلاع ملی ہے کہ آپکے عملہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو گورنمنٹ کے بڑے بدخواہ بلکہ حکومت کے خلاف ایک باقاعدہ تنظیم رکھتے ہیں اور محمد رشید ان کے لیڈر ہیں۔ کرنل صاحب نے فائل اس انسپکٹر پولیس سے لے لی اور کہا میں چند روز میں تحقیقات کر کے آپ کو اطلاع دونگا آپ تشریف لے جائیں

چنانچہ اس انسپکٹر پولیس کے چلا جانے کے بعد کمانڈنٹ صاحب نے خان صاحب کو بتایا کہ کس طرح ان کے اور دیگر احمدی احباب کے خلاف کسی نے حکومت سوڈان کو جھوٹی اور من گھڑت خبر پہنچا دی کہ ہندوستان میں ایک ایسی جماعت ہے جو کہ منظم ہے انگریزوں کے خلاف کام کر رہی ہے اور قاضی صاحب محمد رشید کے متعلق رپورٹ میں تحریر تھا۔ کہ گویا قرآن شریف کا درس دیتا ہے مگر سراسر اسکا مقصد انگریزوں کے خلاف تنظیم کو مضبوط کرنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

قاضی صاحب کرنل صاحب کے پاس خاموش بیٹھے رہے اور پھر صرف اتنا کہا کہ ہم سب کے متعلق آپ کو بخوبی علم ہے کہ ہم اپنے سب کام دیانتداری اور فرمانبرداری سے کرتے ہیں۔ رہا مذہب کا معاملہ سو ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور اپنے اسلامی عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی جو کہ بادشاہوں کا بھی بادشاہ ہے عبادت کرتے ہیں نہ کبھی سازش کی اور نہ کبھی سازش میں شریک ہوئے ہیں۔

کرنل صاحب نے قاضی صاحب کو کہا آپ تشریف لے جاویں میں خود اس من گھڑت اور جھوٹے پلندے کا جواب دیتا ہوں۔ کرنل صاحب نے حکومت سوڈان کو لکھا کہ میں آپ کا یہ ریکارڈ مسترد کرنا چاہتا ہوں۔ مگر چونکہ دوسری گورنمنٹ کا ہے اسلئے واپس کر رہا ہوں۔ اور ساتھ ہی لکھا کہ جن لوگوں کے متعلق ان چٹھیوں میں درج ہے وہ سچے خیرخواہ و فرمانبردار اور حقیقت میں حکومت کے سارے اہم ذمہ دار کاموں کے روح رواں ہیں ان کے متعلق مجھے پڑھ کر بے حد حیرانی ہوئی۔ جس قدر جلد ممکن ہو ان تمام چٹھیوں کو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ضائع کر دیا جائے۔ رہا قاضی محمد رشید کا معاملہ وہ میرے ڈپٹی ہیڈ کلرک ہے۔ اور میرا پرسنل کلرک بھی ہیں اسکے متعلق اتنا جانتا ہوں کہ میں نے ملازمت کے دوران جو کہ میں نے ہندوستان میں کی اس سے زیادہ سچا اور پکا مسلمان کسی کو نہ پایا۔ بلکہ میرے یہ کہنے میں بالکل مبالغہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ مسلمانوں کا شہنشاہ ہونا چاہیئے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں ارفع و اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کا خود حافظ و ناصر ہو

تحریکِ وصیّت

"تم جلد سے جلد وصیّت کرو تاکہ جلد سے جلد نظامِ نَو کی تعمیر ہو"

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ)

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے۔ تم تحریک جدید اور وصیّت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظامِ دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔ تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظامِ نَو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیتیں کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے۔ توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔ اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ آخر اسے تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردیہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دور کر دیا اور جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر اور غریب کو، ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفتِ باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔" (ماخوذ از نظامِ نَو)

(مرسلہ:۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضرورت

نظارت بیت المال کو چند انسپکٹران کی ضرورت ہے۔ جن کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص۔ ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال کے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔

امیدواروں کے لئے حسابات میں مہارت رکھنا اور وعظ و نصیحت کی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔ تعلیمی معیار کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس ہو۔ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی اور تعلیمی قابلیت رکھتا ہو۔ تو اسکو ترجیح دی جائیگی۔ عمر بیس سے تیس سال تک ہونی چاہیئے۔ ابتدائی تنخواہ ۹۰/- روپے ماہوار ہوگی۔ ایک سال کا عرصہ کارکنی امتحانی ہوگا۔ اطمینان بخش کام کی صورت میں ۹۰ - ۴ - ۱۳۰ - ۵ - ۱۶۰ - ۶ - ۲۲۰ کے گریڈ میں استقلال ہو سکے گا

خواہشمند اپنی درخواستیں مقامی جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ مورخہ یکم مئی ۱۹۶۶ء تک نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے شیرخوار بچہ کے دائیں پاؤں پر ورم ہے۔ جو عرصہ سے باوجود علاج کے ابھی تک نہیں اترا اور بڑا بچہ عبادحسین یرقان بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(اخوند اقبال محمود خان)

۲۔ میری صحت خراب ہے۔ بعض مقدمات بھی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار:۔ ایم ایس خالد منظپور لاہور

۳۔ میں سخت پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت ان سے نجات کے لئے دعا فرمائیں

(عنایت الرحمٰن چوہدری شنڈواڑہ)

۴۔ میرے والد صاحب عرصہ سے علیل چلے آ رہے ہیں۔ گذشتہ چار روز سے شدید سردرد کے دورے پڑ رہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔
خاکسار تنویر اسلم خلف چوہدری محمد رشید اسلم صاحب گلبرگ لاہور

ممالکِ بیرون میں مساجد کے قیام کی اہمیّت

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام غیر ممالک میں تعمیر مساجد کے لئے عزم صمیم فرمایا ہوا تھا۔ اس ضمن میں حضور انور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند ارشادات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ فرمایا:

۱۔ "تمہارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ جہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔"

۲۔ "یہ ایک برکت کی چیز ہے جو خدا تعالیٰ نے تمہارے سامنے رکھی ہے۔ مگر اس سے فائدہ اٹھانا تمہارا کام ہے۔"

۳۔ پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے ...... اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا کلمات طیبات کو پڑھ کر یقیناً ہر احمدی کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوگا۔ کہ مشکلات خواہ کس قدر کیوں نہ ہوں حضور انورؓ کے فرمودہ لائحہ عمل (جو بارہا جماعت کے سامنے آچکا ہے) کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے تاکہ ہم اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بابرکت خواہش کو کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مساجد بن جائیں پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور برکات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تعمیر مساجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک میں حصہ لینے والوں کیلئے

—— خوشخبری ——

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۱ امان ۱۳۴۰ ھش (۳۱ مارچ ۱۹۶۶ء) تک تعمیر مسجد احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والے بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام جو ان مساجد کے چندہ کی فراہمی میں کوشش فرماتے رہے پیش کئے گئے۔ ان فہرستوں کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہمارے سب بھائیوں اور بہنوں کو اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہمارے جملہ بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اسکے خاص فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔ نیز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

۵۔ مکرم شیخ عباد الرحمٰن صاحب بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے درخواست ہے۔
(اشان محمد شیخ بیڈن روڈ لاہور)

۶۔ جناب ملک غلام نبی صاحب والد محترم میجر جنرل اختر حسین ملک۔ ان کا پہلے ہرنیا کا اپریشن ہوا تھا وہ کامیاب رہا۔ مگر ساتھ ہی پیشاب کی تکلیف ہو گئی اور آج ان کا پھر اپریشن ہوا ہے۔ ملک صاحب بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ نیز جناب محمد زمان خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس عرصہ ایک ماہ سے سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال میں داخل ہیں ان کو دل کی تکلیف کا دورہ ہوا تھا۔ اسی طرح چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب انسپکٹر پولیس عرصہ ڈیڑھ ماہ سے سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی ٹانگوں میں دوران خون بند ہو گیا تھا اور اب اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری نہایت ہو گئی ہے۔ احباب ان سب کی شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔
(خاکسار عبدالرحمٰن راولپنڈی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سائیگون ۱۴ اپریل۔ ویٹ نام کے حریت پسندوں نے کل علی الصبح سائیگون میں امریکہ کے سب سے بڑے فوجی اڈے پر حملہ کر دیا انہوں نے ہلکی توپوں سے گولہ باری کر کے ۳۳ امریکی جنگی طیاروں اور ہیلی کوپٹروں کو تباہ کر دیا حملے میں دو سو ساٹھ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے اور چار سو زخمی ہوئے امریکی ڈبے نے طیاروں اور ہیلی کوپٹروں کی مدد سے حریت پسند گوریلوں پر جوابی حملہ کیا لیکن وہ صرف دو گوریلوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکی۔ باقی گوریلے اپنی توپوں سمیت فرار ہو گئے۔

رائٹر نے امریکی ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ حملے میں صرف ۱۸ امریکی فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق گوریلوں نے ہلکی توپوں اور ٹینک شکن توپوں سے حملہ کیا تھا۔ ان کے حملے سے پٹرول کے ایک زبردست ذخیرے میں آگ لگ گئی۔ اور جیٹ طیاروں میں استعمال ہونے والا ۱/۲ ۱۲ لاکھ ٹن ایندھن جل کر تباہ ہو گیا۔ گوریلوں کی توپوں کے کچھ گولے جنوبی ویٹ نام کے وزیر اعظم ایئر مارشل کاؤ کی کے محل کے سامنے گرے۔

جس وقت گوریلوں نے ہوائی اڈے پر حملہ کیا۔ اس وقت اڈے میں بیس ہزار سے زیادہ امریکی اور جنوبی ویٹ نام کے فوجی موجود تھے۔ حملہ اتنا اچانک اور بھرپور تھا کہ اس سے فوجی کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور امریکی فوجی انتہائی افراتفری کے عالم میں اپنے ساتھیوں کی نعشیں چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ حریت پسندوں کے ترجمان ریڈیو کا کہنا ہے کہ امریکی فوجی اڈہ پر افراتفری کا عالم ہے اور امریکی اڈہ پر افراتفری کا عالم ہے اور امریکی اسباب ساز و سامان چھوڑ کر فرار ہو رہے ہیں۔

لاہور ۱۴ اپریل۔ مغربی پاکستان مسلم لیگ کے صدر ملک خدا بخش نے لاہور کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ سعودی عرب کے شاہ فیصل کا پرجوش خیر مقدم کریں۔ ملک خدا بخش نے اس سلسلہ میں بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ شاہ فیصل اتحاد عالم اسلام کے دیرینہ خواب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا لاہور کے عوام پر یہ لازم آتا ہے کہ وہ عالم اسلام کے قلب حجاز مقدس سے آنے والے مہمان کا پرجوش خیر مقدم کریں۔ جس کی دوسری مثال اس سرزمین پر چشم فلک نے آج تک نہ دیکھی ہو۔

پشاور۔ ۱۴ اپریل۔ کل شام یہاں پہنچنے والی ایک اطلاع کے مطابق ریاست چترال کے مختلف حصوں میں برف کے تودے گرنے سے تقریباً ۴۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس ریاست میں چند دنوں سے سخت برفباری ہو رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس علاقے میں ایک درجن سے زائد مکانات برف کے تودوں میں بالکل دفن ہو گئے ہیں۔ جس سے ان مکانوں میں رہنے والے ہلاک ہو گئے۔ برف باری سے ریاست چترال میں ٹرانسپورٹ کا نظام بھی درہم برہم ہو گیا ہے۔

پیکنگ ۱۴ اپریل۔ عوامی جمہوریہ چین کی فضائیہ نے کل امریکہ کا ایک بمبار طیارہ گرا لیا۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ یہ طیارہ جو پوری طرح مسلح تھا انتباہ کے باوجود چین کی فضائی حدود میں گھس آیا۔ چنانچہ چین کی فضائیہ نے اسے روکا اور فضا میں ہی تباہ کر دیا گزشتہ ایک سال کے دوران یہ تیسرا امریکی طیارہ ہے جسے چین کے علاقے پر مار گرایا گیا ہے۔ کل جس پائلٹ نے امریکی طیارہ گرایا چین کے وزیر فضائیہ نے اس کی تعریف کی۔

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر چوہان نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کا ملک پاکستان اور چین سے نہیں ڈرتا۔ انہوں نے ہردوار کے نزدیک گورو کل کانگڑی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت امن پسند ملک ہے اور اپنی اندرونی اور بیرونی پالیسیاں اس نے اسی پختہ یقین کے تحت تشکیل کی ہیں۔

کیا
آپ کو اپنے فالتو روپیہ سے
کم از کم دس فیصدی سالانہ نفع مل رہا ہے؟
اگر نہیں
تو اسے تاج کمپنی لمیٹڈ کے ہاں
جمع کرا کے بہت معقول نفع حاصل کرنا چاہیے
مکمل تفصیلات طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو ذیل کے ٹنڈروں کے کوٹیشن مطلوب ہیں:

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز کی مختصر تعداد و تفصیل	ٹنڈر فارم کی قیمت مع اخراجات ڈاک (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مطلوبہ تاریخ و وقت	کھلنے کی تاریخ و وقت
۱	PS/327/1-64 فیرو مینگانیز ۸۰/۷۵ حبس، فیصد سے زیادہ کاربن نہ ہو ۲۷۵ ٹن	۲۰/- روپے	۱۳ اپریل ۶۶ تا ۱۰ مئی ۶۶ء	۱۱ مئی ۶۶ء ۸ بجے	۱۱ مئی ۶۶ء ۱/۲ ۸ بجے
۲	P16/298-A/1-65 ہیڈ سیل ایل کلائن نکل آئرن وفلکل کیڈمیم ٹائپ وغیرہ (۳۰ آئٹم)	۲۵/- روپے	۱۶ اپریل ۶۶ تا ۱۴ مئی ۶۶ء	۱۶ مئی ۶۶ء ۸ بجے	۱۶ مئی ۶۶ء کو ۱/۲ ۸ بجے صبح
۳	P17/298-B/1-65 سکیو کیلنگ = ۵۰۰۰ عدد	۲۵ روپے	۸ اپریل ۶۶ تا ۲۳ مئی ۶۶ء	۲۴ مئی ۶۶ء ۸ بجے	۲۴ مئی کو ۱/۲ ۸ بجے

نوٹ:۔ ۱۔ آئٹم نمبر ۳ کی پیش کشیں صرف ولیٹ جرمن اور ریجن کی قابل قبول ہوں گی

۲۔ آئٹم نمبر ۲ اور ۳ کے ڈیزائن کی فیکس وغیرہ (اگر مطلوب ہوں) تو درخواست دینے پر چیف کنٹرولر آف پرچیز کے دفتر سے بادائیگی بالترتیب ۲۶/- روپے اور ۱۲/- روپے حاصل کی جا سکتی ہیں (۳) ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) جملہ ایام کار کو ماسوا جمعہ کے ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک بادائیگی مذکورہ بالا دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے یا دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے مل سکتے ہیں یہ قیمت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کی جائے گی۔ ڈیپازٹ آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، پوسٹل آرڈر، انڈین بنک ڈیپازٹ کی رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ کی شکل میں ٹنڈر فارم کی مذکورہ بالا قیمت قبول نہیں کی جائے گی۔ صرف ان ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیش کشیں قابل غور ہوں گی۔

ٹنڈر ایسے ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھلیں گے جو موجود ہونا چاہیں گے۔

۵۶۷ (ل) ۵۳۷

ہوا کرتے
طلباء اور دماغی محنت کرنے والوں کیلئے ایک
انمول تحفہ
حفظی

دماغ جسم انسانی کا ایک نہایت ہی اہم حصہ ہے جس کا تعلق براہ راست تمام اعضاء سے ہے اسلئے اس کا ضعف اور تھکان بھی تمام اعضاء پر اثر انداز ہوتا ہے۔ "دارالعلاج" نے دماغی ضعف اور تھکان کو دور کرنے کے لئے ایک طویل تجربہ کے بعد "حفظی" تیار کی ہے اس کے استعمال سے حافظہ قوی ہوتا ہے ضعف و تھکان دور ہوتا ہے اور نسیان بالکل دور ہو جاتا ہے غرضیکہ "حفظی" دماغ کی تمام کمزوری کو دور کر کے جسم میں چستی اور دل و دماغ میں فرحت پیدا کرتی ہے حکیم محمد اسلم فاروقی زندہ الحکماء
"دارالعلاج" غلہ منڈی ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل سیٹ دس جلدوں میں۔ ہدیہ رعایتی ۷۰/- روپے علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ:۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

مسجد ڈنمارک کی بنیاد چھ مئی کو رکھی جارہی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتہ زیر رپورٹ یعنی یکم تا ۸ راپریل تک مسجد ڈنمارک کے لئے کل وعدہ جات تین ہزار چار سو اٹھانوے روپے کے موصول ہوئے ہیں۔ اور کل وصولی دو ہزار تین سو گیارہ روپے ہوئی ہے۔ جس میں دو سو پچانوے روپے لجنہ اماء اللہ اشانٹی مغربی افریقہ کی طرف سے ہیں۔ گویا اس وقت تک کل وعدہ جات کی مقدار دو لاکھ اکانوے ہزار سات سو چھیاسٹھ روپے تک پہنچ چکی ہے اور کل وصولی دو لاکھ چوالیس ہزار نو سو چار روپے ہو چکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مسجد کی بنیاد انشاءاللہ تعالیٰ چھ مئی کو رکھی جارہی ہے۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر مسجد کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ تمام لجنات چھ مئی کو اپنی اپنی جگہ جلسہ اور اجتماعی دعا کا انتظام کریں اور اس دن کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ وعدے لئے جاسکیں اور وصولی کی جاسکے۔ مسجد کی عمارت کا تخمینہ سوا تین لاکھ روپے کا تیار ہوا ہے تمام لجنات کوشش کریں کہ اس سال لجنہ کا مالی سال ختم ہونے سے قبل اس مسجد کی رقم کے مطالبہ کو پورا کردیں۔

دیہاتی لجنات کو میں خاص طور پر توجہ دلاتی ہوں ان کی طرف سے ابھی بہت کم چندہ موصول ہوا ہے کوشش کریں کہ کوئی خاتون ایسی نہ رہ جائے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہماری کوششوں سے یہ مسجد جلد از جلد تعمیر ہو اور اسلام کی اشاعت اور اعلائے کلمۃ اللہ میں اس کا نمایاں حصہ ہو۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

اس سلسلہ میں یہ بھی یاد رکھیں کہ چندہ بھجواتے وقت ایک ایک بہن کا نام اور مکمل پتہ درج ہو۔ یہ چندہ ختم ہونے کے بعد چندہ دہندگان کے نام پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کروایا جائے گا۔ اس لئے احتیاط سے تمام فہرستیں مکمل کریں۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں آج کل انہیں بغرض علاج لاہور لے جایا گیا ہے۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خداوند رحیم محترمہ کو جلد از جلد اپنی جناب سے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔

(محمد اسلم گولبازار ربوہ)

۲۔ میرے ماموں چوہدری محمد اختر صاحب پنشنر اسٹیشن ماسٹر ریلوے سٹیشن کھیوا ضلع لائلپور عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں علاج جاری ہے لیکن ابھی تک مکمل افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان جماعت اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میرے ماموں جان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(امۃ الودود وسٹاف نرس ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۲ راپریل ۶۶ء بروز جمعہ بوقت ۹ بجے صبح چنیوٹ ریسٹ ہاؤس میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار کا قد پانچ فٹ ۶ انچ اور تعلیم جماعت لازمی ہے امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ جو مطبوعہ فارم پر ہو اور جس پر سکول کی مہر اور ہیڈ ماسٹر کے دستخط ثبت ہوں اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ (ناظر امور عامہ)

احمدی اطباء کے لئے ضروری اعلان

ربوہ میں اطباء کی ایک تنظیم بنام "طبیہ ایسوسی ایشن ربوہ" قائم ہے۔ طبی قانون رجسٹریشن کے مدنظر طبیہ ایسوسی ایشن ربوہ کا مضبوط بنیادوں پر قائم ہونا ضروری ہے چنانچہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طبیہ ایسوسی ایشن ربوہ کے عہدہ داروں کو اس سلسلہ میں جہاں بہت سی مفید ہدایات سے نوازا وہاں یہ بھی فرمایا کہ "طبیہ ایسوسی ایشن ربوہ میں جملہ احمدی اطباء کو ضرور شریک ہونا چاہیئے"۔

اس اعلان کے ذریعہ جملہ احمدی اطباء سے درخواست ہے کہ وہ طبیہ ایسوسی ایشن ربوہ کی رکنیت کی طرف فوری توجہ فرمادیں تاکہ اس کے بعد دیگر ضروری اقدامات کئے جاسکیں۔ اپنے جملہ کوائف حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی زبدۃ الحکماء جنرل سیکرٹری طبیہ ایسوسی ایشن ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔

(خاکسار حکیم شیخ خورشید احمد صدر طبیہ ایسوسی ایشن ربوہ)

عراق کے صدر عارف ہوائی حادثہ میں جاں بحق ہو گئے

صدر کا ہیلی کاپٹر ریت کے طوفان میں گھر کر تباہ ہوگیا

عبدالرحمٰن البزاز نے قائم مقام صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔

بغداد ۱۵ راپریل۔ عراق کے صدر فیلڈ مارشل عبدالسلام عارف بدھ کی رات کو ایک فضائی حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ جنوب مشرقی عراق کے شہر قرنا سے بصرہ جارہے تھے کہ راستہ میں ان کا ہیلی کاپٹر ریت کے طوفان میں گھر کر تباہ ہوگیا۔ ہیلی کاپٹر میں ان کے ہمراہ وزیر داخلہ مسٹر عبداللطیف الدراج، وزیر صنعت مسٹر مصطفیٰ عبداللہ اور متعدد اعلیٰ سول اور فوجی حکام بھی تھے۔ حادثہ میں کوئی فرد بھی زندہ نہیں بچ سکا۔

ریڈیو بغداد کی اطلاع کے مطابق عراق کے وزیر اعظم ڈاکٹر عبدالرحمٰن البزاز نے صدر عارف کی وفات کے بعد قائم مقام صدر کا عہدہ سنبھال لیا ہے انہوں نے اعلیٰ فوجی حکام کی تعطیلات منسوخ کردی ہیں ہوائی اڈے بند کردیئے ہیں۔ اور ملک بھر میں کرفیو نافذ کردیا ہے۔ ریڈیو نے بتایا کہ کرفیو کا نفاذ محض ملک کی سلامتی اور عوام کے تحفظ کی خاطر عمل میں لایا گیا ہے۔ مرحوم صدر کے بھائی اور عراق کی مسلح افواج کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالرحمٰن محمد عارف ان دنوں ماسکو گئے ہوئے ہیں۔ وہ فوری طور پر وطن واپس پہنچ رہے ہیں۔

رائٹر کے مطابق عراق کے صدر مارشل عبدالسلام عارف اپنے وزیر داخلہ مسٹر عبداللطیف الدراج اور متعدد ملکی فوجی و سول حکام کے ہمراہ بصرہ میں صنعتی منصوبوں کا جائزہ لینے کے لئے جارہے تھے کہ ان کا ہیلی کوپٹر بصرہ سے ۲۰ میل دور شمال مشرق میں آندھی اور بارش کے سخت طوفان میں پھنس گیا اور زمین پر آرہا۔ حادثے میں مارشل عارف، ان کے دونوں وزراء، تمام فوجی اور سول افسر جو ان کے ہمراہ تھے اور ہیلی کاپٹر کا پائلٹ بھی جاں بحق ہو گئے۔

مارشل عبدالسلام عارف کی المناک موت کی خبر جیسے ہی پاکستان پہنچی یہاں غم واندوہ کے بادل چھا گئے۔ جس شخص نے بھی یہ خبر سنی وہ دل تھام کے رہ گیا۔ ان کے سوگ میں پاکستان کا قومی پرچم سرنگوں کردیا گیا۔ صدر ایوب اور وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ان کی وفات کو پورے عالم اسلام کے لئے ایک عظیم نقصان قرار دیا ہے